تشنگانِ علم و معرفت اور طالبانِ خیر و سعادت کے لیے ایک نسخۂ کیمیا

پیارے بیٹے

امام ابو عبدالرحمن محمد بن حسین السلمی
(۴۱۲)

محمد انور قادری جبریاکوٹی

نعمانی بک ڈپو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمل کی سوکھتی رگ میں ذرا سا خون شامل کر
مرے ہمدم فقط باتیں بنا کر کچھ نہیں ملتا!

شیخ المشائخ اِمام ابوعبدالرحمٰن محمد السلمی کے نصیحت پارے

-: تصنیف لطیف :-

اِمام ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین بن محمد نیشاپوری السلمی علیہ الرحمہ [۴۱۲ھ]

-: ترجمہ و تحقیق :-

محمد اَفروز قادری چریاکوٹی
دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

بِأَبِي أَنتَ وأُمِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الأُمِّيُّ

تفصیلات

کتاب : امام سلمی کے نصیحت پارے' پیارے بیٹے!

تالیف : امام ابوعبدالرحمٰن محمد السلمی نیشاپوری

ترجمہ : ابو رِفقہ محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

afrozqadri@gmail.com

تصویب : علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری - مدظلہ النورانی -

نظرثانی : محبّ گرامی مولانا کمال احمد شمسی گھوسوی - حفظہ اللہ -

کتابت : قادری کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ سینٹر، چریاکوٹ، مئو

صفحات : چالیس (۴۰)

اشاعت : ۲۰۱۲ء - ۱۴۳۳ھ

قیمت : /روپے

تقسیم کار : کمال بک ڈپو، نزد جامعہ شمس العلوم، گھوسی، مئو، یوپی، انڈیا۔

○ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ ○

فہرست

{تعارفِ صاحب کتاب}

حضرت ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین بن محمد بن موسیٰ نیشاپوری السلمی ۳۲۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ شیخ عمرو بن نجید کی صاحبزادی اور شیخ حسین بن موسیٰ کی اہلیہ تھیں، اور خود بھی اپنے وقت کی بڑی عالمہ وزاہدہ تھیں۔ ظاہر ہے ایسے کوکھ سے جنم لینے والا بچہ علم وفضل میں جس عظمت وشان کا بھی مالک ہو کم ہے۔

کہا جاتا ہے کہ شیخ ابوالقاسم نصرابادی کو عازم سفر دیکھ کر اِمام سلمی کے دل میں زیارتِ حرمین کی تڑپ انگڑائیاں لینے لگی۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں اپنی والدہ سے اِجازت چاہی تو انھوں نے فرمایا: ٹھیک ہے جاؤ؛ مگر یاد رکھنا خانۂ خدا کے مسافر ہونے جارہے ہو، تو اپنے محافظ فرشتوں کو کوئی ایسا عمل لکھنے کا موقع نہ دینا جو کل عرصہ محشر میں تمہارے لیے سامانِ فضیحت بن جائے۔

مدرسہ نیشاپور میں آپ کی اِبتدائی تعلیم ہوئی۔ بہت ہی چھوٹی عمر سے آپ نے کتابت کے ساتھ اپنا تعلق اُستوار کرلیا تھا۔ محدث نیشاپور امام ابوبکر صبغی کی روایتوں کو جس وقت آپ نے ضبط تحریر میں لانا شروع کیا، اُس وقت آپ کی عمر مشکل سے کوئی آٹھ سال رہی ہوگی۔

آپ نے بہت سے علوم وفنون میں تبحر حاصل کیا۔ مگر حدیث وتصوف آپ کی دلچسپی کے خاص میدان تھے۔ آپ نے نہ صرف معاصر شیوخ سے بھرپور اِستفادہ کیا، بلکہ اس مقصد عزیز کی خاطر آپ کو عراق، رے، ہمدان، مرو، اور حجاز وغیرہ دور دراز شہروں کا سفر بھی کرنا پڑا؛ حالانکہ نیشاپور خود اُس وقت اِسلامی تعلیمات کے لیے عظیم مرکز کی حیثیت سے پوری دنیا میں متعارف تھا۔

جس وقت آپ کے جدامجد کا اِنتقال ہوا، نرینہ اولاد نہ ہونے کے باعث سارے ترکہ کی مستحق آپ کی والدہ قرار پائیں۔ تین لاکھ سے زیادہ صرف اشرفیاں ملی تھیں۔ گویا اِمام سلمی نے دولت کی فراوانی میں آنکھیں کھولی تھیں؛ مگر آپ نے انھیں دادِعیش کے لیے اِستعمال نہیں کیا، بلکہ دنیا جہان سے قیمتی کتابیں جمع کر کے اپنے گھر کو ایک عظیم لائبریری کی شکل میں تبدیل کردینے کا تاریخی کارنامہ انجام دیا۔

بتایا جاتا ہے کہ اس دور میں جب بھی کسی کو تحقیق وتصنیف وغیرہ کی ضرورت پیش آتی، تو سیدھے امام سلمی کے گھر کا رخ کیا کرتا تھا، بلکہ نیشاپور کے مشائخ کئی کئی دنوں کے لیے اُن سے کتابیں مستعار بھی لے جایا کرتے تھے؛ کیوں کہ تشنگانِ علوم وفنون کو اس دانش کدے سے اِستفادے کی عام اِجازت تھی۔

آپ کا شمار جلیل القدر حفاظِ حدیث، جید علما اور اکابر صوفیہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے حدیث وتفسیر اور تاریخ وتصوف میں اپنی کئی ایک کتب یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ نے پچاس سال سے زیادہ عرصہ تصنیف وتالیف میں صرف فرمایا، اور چالیس سال سے زائد عرصہ تک درسِ حدیث دیا۔

خاص بات یہ ہے کہ آپ نے تصنیف وتالیف کا یہ تاریخی کارنامہ کسی عزلت کدے میں کاروبارِ حیات سے بالکل کٹ کر انجام نہیں دیا؛ بلکہ اِس بیچ آپ نے خلق خدا کی رشد و ہدایت اور فروغِ علم حدیث کا عمل بھی جاری رکھا۔ علامہ ذہبی 'سیر اعلام النبلاء' میں فرماتے ہیں کہ امام سلمی نے تقریباً ۳۰۰ اَجزا صرف علم الحدیث میں تصنیف کیے، جب کہ علم التصوف میں آپ کے ۷۰۰ اَجزا ملتے ہیں۔

آپ نے اپنی زندگی ہی میں اپنی کتابوں کی طباعت واِشاعت کا کام بڑے اعلیٰ پیمانے پر شروع فرمادیا تھا، عوام سے زیادہ خواص میں آپ کی کتابیں مقبول ہوئیں، اور مہنگے داموں خریدی گئیں۔ جس وقت آپ کی تصانیف مصر پہنچیں، علمانے سرآنکھوں پر

رکھا، اور عمائدین سلطنت نے خوشی میں ہزارہا اشرفیاں لٹائیں۔ اِن تصانیف میں آپ کی وجہِ شہرت 'طبقات الصوفیہ'، حقائق التفسیر' اور 'مجموعہ آثار' ہیں جو آپ نے تصوف کے موضوع پر تصنیف فرمائیں۔ آپ کی مشہور ومعروف چند ایک تصانیف یہ ہیں :

طبقات الصوفیۃ ...... تاریخ الصوفیۃ ...... سنن الصوفیۃ ...... محن الصوفیۃ ...... جوامع آداب الصوفیۃ ...... رسالہ فی غلطات الصوفیۃ ...... مقدمۃ فی التصوف ...... مقامات الاولیاء ...... سلوک العارفین ...... مناہج العارفین ...... الاخوۃ والاخوات فی الصوفیۃ ...... آداب الصحبۃ وحسن العشرۃ ...... کتاب الاربعین فی الحدیث ...... الاستشہادات ...... امثال القرآن ...... حقائق التفسیر ...... آداب التغازی ...... عیوب النفس ومداواتہا ...... الفرق بین الشریعۃ والحقیقۃ ...... زلل الفقر ...... درجات المعاملات وغیرہ۔

اِمام سلمی کے اعلیٰ علمی مقام ومرتبہ کا اندازہ اس اَمر سے ہوتا ہے کہ انھوں نے اُن مشائخ اُمت اور اکابر ائمہ حدیث سے اِستفادہ کیا جو نہ صرف اپنے وقت کے امام تھے بلکہ انھوں نے شاہکار کتب مرتب کر کے حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جمع وتدوین میں بھی گراں قدر اِضافہ کیا ہے۔

حدیث وتصوف میں آپ کے مشہور شیوخ کے اَسمائے گرامی یہ ہیں: امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری (صاحب مستدرک) ...... امام ابوالحسن دارقطنی (صاحب السنن) ...... امام ابونعیم اصبہانی ...... امام ابوعمرو اسماعیل بن نجید سلمی ...... امام محمد بن علی شاشی شافعی ...... امام ابراہیم بن احمد رجا ابزاری ...... امام ابونصر سراج طوسی ...... امام ابراہیم بن محمد نصرآبازی وغیرہ۔

یوں ہی آپ کے تلامذہ ومسترشدین کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ چند ایک یہ ہیں: امام ابوبکر احمد بیہقی شافعی (صاحب السنن والدلائل) ...... امام ابوالقاسم قشیری (صاحب الرسالہ) ...... امام احمد بن علی نوزی قاضی ...... امام ابوبکر احمد بن علی شیرازی ...... امام ابومحمد عبداللہ بن یوسف جوینی ...... امام ابوالحسن علی بن احمد مدینی ...... امام ابومنصور عمر بن احمد حنفی جوری ...... امام فضل اللہ ابوسعید فارسی ...... امام محمد بن علی بن فتح حربی ...... امام ابوالحسن مہدی بن محمد طبری ...... امام خطیب ابوبکر احمد بن علی بغدادی وغیرہ۔

خدا خوفی کا عالم یہ تھا کہ ایک مرتبہ عمر بن حریث نے کچھ اونٹ آپ کی بارگاہ میں بطورِ ہدیہ پیش کیے، جسے آپ نے یہ کہہ کر واپس فرما دیا کہ ہم نے تمہارے لڑکے کو قرآن پڑھایا ہے، اور کتاب اللہ پر اُجرت لینا مناسب نہیں۔

زندگی کے آخری اَیام میں تصوف نے آپ پر کافی غلبہ پالیا تھا۔ آپ نے اِفادۂ خلق کے لیے ایک چھوٹی سی خانقاہ بھی تعمیر کروائی تھی۔ امام خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ جس وقت میرا نیشاپور جانا ہوا تو مجھے خود اپنی آنکھوں سے اُس خانقاہ کو دیکھنے کا اِتفاق ہوا، جس میں میں نے کئی ایک صوفیوں کو سکونت پذیر پایا۔

۳؍شعبان المعظم بروز یکشنبہ، ۴۱۲ھ میں آپ کا وصال ہوا، اور اسی مذکورہ خانقاہ کے اِحاطے میں آپ کا مزار پرانوار مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ اہل نیشاپور آج بھی آپ کی قبر مبارک سے تبرک و فیض پاتے ہیں۔

{ تعارف کتاب } یہ رسالہ جس وقت میرے مطالعہ کی میز پر آیا، میں نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اسے پہلی فرصت اور ایک نشست ہی میں ختم کر ڈالا۔ پھر اِس کی اہمیت و اِفادیت کے پیش نظر خیال ہوا کہ اِس کا ترجمہ کیا جانا چاہیے؛ تا کہ اُردو داں طبقہ بھی اِس کے علمی نکات سے بہرہ ور ہو سکے۔ دراصل ایسے فیض بخش، نفس سوز، کردار ساز، اَخلاق نواز اور نفع رساں رسالے میری ترجیحات میں شامل ہیں۔ اِس سے پہلے بھی اِس نوعیت کے کئی کام ذخیرۂ اُردو کو فراہم کرنے کی ہم اپنی سی سعی و کوشش کر چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ جل مجدہ اِس سلسلے کو آبرومندانہ طریقے پر جاری و ساری رکھے، اِس کاز کو محض اپنی رضا کے لیے قبول فرمائے، اور ہر حال میں ہمارا حامی و ناصر ہو۔ -اللہ بس باقی ہوس-

-: طالبِ دعاوکرم :-

اَبو رفقہ محمد اَفروز قادری چریاکوٹی ...... ۲۸؍اکتوبر، ۲۰۱۱۔ کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

نوٹ: امام سلمی کے مزید حالاتِ زندگی جاننے کے لیے اِن کتابوں کا مطالعہ مفید ہوگا: سیر اعلام النبلاء...... تاریخ بغداد...... حلیۃ الاولیاء...... تاریخ الاسلام...... طبقات الشافعیہ...... وفیات الاعیان...... شذرات الذہب...... مرآۃ الزمان...... نفحات الانس...... اللباب...... کشف الظنون وغیرہ۔

شیخ ابوعبدالرحمٰن السلمی کی نصیحتیں

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم
وصلى اللّٰه علىٰ سيدنا محمد وعلىٰ آله وصحبهٖ وسلم .

برادرانِ عزیز! نصیحتوں کے یہ چند خوشے میں نے خاص تمہارے لیے چنے ہیں۔ اللہ تمہیں اور ہمیں اپنی توفیق خیر اور نصرت وحمایت سے نوازے۔ آمین یارب العالمین۔

خشیت، کلیدِ ہر سعادت

(عزیز بیٹے!) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا تقویٰ وخوف (ہر سعادت کی کلید ہے اور) تمہارے لیے ہر فکر وغم سے آزادی کی ضمانت ہے؛ لیکن اگر تم نے خشیتِ الٰہی کی بجائے لوگوں کے خوف کو اپنے دل میں جگہ دی تو یاد رکھنا یہ لوگ اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ بھی کام نہ آسکیں گے!۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے :

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰـهَ يَجْعَلْ لَّـهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْـهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُ o (سورۂ طلاق:۶۵/۲،۳)

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا وآخرت کے رنج وغم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔

نیز فرمایا :

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مِنْ أَمْرِهٖ يُسْرًا o (سورۂ طلاق:۶۵/۴)

اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے (تو) وہ اُس کے کام میں آسانی فرما دیتا ہے۔

لٰہذا میری نصیحت یہی ہے کہ اللہ کی طاعت والی زندگی بسر کرو، اور ہر معاملے میں اُس کی مخالفت کے کاموں سے دور رہو۔ اُسی کو اپنا مرکزِ اُمید سمجھو، بس اُسی ایک سے لو لگاؤ، اور آڑے وقتوں میں اُسی کی بارگاہ کی طرف رجوع کرو۔

مخلوق سے کوئی اُمید مت باندھو، اور نہ اُن پر بھروسے کی عمارت تعمیر کرو، وہ کسی بھی وقت تمہاری اُمیدوں کا دیا گل، اور تمہارے اِعتماد کا خون کر سکتے ہیں۔ لٰہذا باتوں بات میں اُن پر تکیہ کرنے اور اُن پر اوندھے گرنے سے ہزار درجہ بہتر یہ ہے کہ اپنے مالک و مولا کی طرف جھکو، صرف اُسی سے اپنی اُمیدیں وابستہ رکھو، اور صرف اُسی کے توکل و اِعتماد کو سرمایۂ حیات سمجھو۔ دیکھو اُس نے قرآن میں کتنی حقیقت اَفروز بات فرمادی ہے :

وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ ۝ (سورۂ طلاق: ۶۵/۳)

اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ (اللہ) اسے کافی ہے۔

(فرزند دل بند!) یاد رکھنا (اُس مالک الملک کے بالمقابل) ساری مخلوق عاجز و درماندہ ہے، خلقِ خدا صرف تدبیر و کوشش کے دائرے ہی تک محدود ہے۔ خود سوچو نا کہ جو اپنی ذات کے لیے نفع رساں نہیں، وہ اپنے علاوہ کسی اور کو کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے!۔ اِسی لیے سلف صالحین فرمائے گئے ہیں کہ مخلوق کا مخلوق سے فریاد کرنا ایسے ہی (بے سود) ہے جیسے ایک قیدی کا دوسرے قیدی سے فریاد کرنا۔

بیٹے! اور تو اور خود تمہاری اپنی اہل و عیال، اور مال و منال تمہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دور (اور اُس کی یاد سے غافل) نہ کر دیں؛ ورنہ زندگی کے بازار میں تم خسارہ اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ قرآن نے اس حقیقت سے پردہ اُٹھا دیا ہے :

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُلۡهِكُمۡ اَمۡوَالُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۝ (سورۂ منافقون: ۶۳/۹)

اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد (کہیں) تمہیں اللہ کی یاد سے ہی غافل نہ کر دیں، اور جو شخص ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اَب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کیا چیزیں ہیں جو تمہیں قربِ خداوندی کی دولت سے مالا مال کر سکتی ہیں، تو بلاشبہہ وہ اس کا ذکر ہے، تلاوتِ قرآن ہے، اس میں غور و فکر، اور اس کی فہم و بصیرت ہے۔ لہٰذا اُس کے جملہ اَوامر پر عمل پیرا ہو جاؤ، اور اس کے سارے نواہی سے گریزاں۔

اَچھی صحبتیں، بُری مجلسیں

(سعادت مند بیٹے!) اپنی جملہ حرکات و سکنات کو سنتِ محمدی کے تابع کر لو، اور (عالم یہ ہو کہ تمہاری زندگی کے) سارے اَحوال و اَسباب' سنت و شریعت کے رنگ میں رنگ جائیں، (پھر دیکھنا دارین کی سعادتیں کیسے آ کر تمہارا خیر مقدم کرتی ہیں)۔ اور ہاں خدارا! کسی معاملے میں کبھی سنت کی مخالفت کی نہ سوچنا!۔ دیکھو اللہ نے قرآن کریم میں کیسی شدید تنبیہ فرمائی ہے :

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ o (سورۂ نور:۲۴/۶۳)

پس وہ لوگ ڈریں جو رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اَمر کی خلاف ورزی کر رہے ہیں کہ (دنیا میں ہی) انہیں کوئی آفت آ پہنچے گی یا (آخرت میں) اُن پر دردناک عذاب آن پڑے گا۔

نیز فرمایا :

وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا o (سورۂ نور:۲۴/۵۴)

اور اگر تم اُن کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔

(عزیز وافر تمیز!) اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلے میں سلف صالحین کے نقش قدم کی پیروی کرو، اُن کی سیرتوں سے بڑھ کر تمھیں کوئی سیرت نہ ملے گی۔ اِس کا آغاز سب سے پہلے تمہاری اپنی ذات سے ہونا چاہیے۔ دیکھو اللہ جل مجدہ نے حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے فرمایا ہے :

وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَا اَنْهٰكُمْ عَنْهُ o (سورۂ ھود: ۸۸/۱۱)

اور میں یہ نہیں چاہتا کہ تمہارے پیچھے لگ کر (حق کے خلاف) خود وہی کچھ کرنے لگوں جس سے میں تمہیں منع کر رہا ہوں۔

یوں ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی نازل فرمائی :

عظ نفسک فإن اتعظت فعظ الناس، و إلا فاستحي مني . (۱)

یعنی پہلے خود اپنے نفسکو وعظ ونصیحت کر، اگر وہ تمہاری بات مان جائے تو پھر لوگوں کو جا کر پند ونصائح کرنا؛ ورنہ مجھ سے حیا کی اُوٹ میں ہو جاؤ۔

اچھی صحبتوں سے اپنا رشتہ قائم رکھو، نیز نیک لوگوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا رکھو۔ اور بری مجلسوں سے خود کو دور اور بیزار رکھو۔ رحمت عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِرشاداتِ مبارکہ ہیں :

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَومٍ فَهُوَ مِنْهُمْ . (۲)

یعنی جو کسی قوم سے مشابہت اِختیار کرتا ہے وہ انھیں میں سے ہوتا ہے۔

(۱) تفسیر درمنثور: ۳۳۱/۲......الزہد لاحمد بن حنبل: ۳۱۴/۱ حدیث: ۳۰۶......الامر بالمعروف والنہی عن المنکر ابن ابی الدنیا: ۹۸/۱ حدیث: ۹۷......فیض القدیر: ۱۰۴/۱......حلیۃ الاولیاء: ۳۸۵/۱۔

(۲) سنن ابوداؤد: ۶۸/۱۲ حدیث: ۴۰۳۳ ...... مصنف عبدالرزاق: ۴۵۳/۱۱ حدیث: ۲۰۹۸۶ ...... مسند شہاب قضاعی: ۲۴۴/۱ حدیث: ۳۹۰......مصنف ابن ابی شیبہ: ۴۷۱/۶ حدیث: ۳۳۰۱۶۔

مَنْ أَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ . (۱)

یعنی جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے وہ انھیں میں سے ہوتا ہے (اور اُس کا حشر انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا)۔

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ . (۲)

یعنی آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوتا ہے۔

لاَ تُصَاحِبْ إلَّا مُؤمِنًا وَلاَ يَأْكُلُ طَعَامَكَ إلَّا تَقِيٌّ .(۳)

یعنی ایک مومن کے علاوہ کسی اور کو دوست نہ بناؤ۔اور پرہیزگار کے سوا کسی کو اپنا کھانا نہ کھلاؤ۔

حضرت ابوتراب نخشی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

صحبة الأشرار تورث سوء الظن بالأخيار . (۴)

یعنی بروں کی صحبت (کی نحوست) حضراتِ نیکوکار کی بابت بدگمانی پیدا کر دیتی ہے۔(لہٰذا حتی المقدور اُن سے بچ کے رہو!)

---

(۱) حدیث کا آخری ٹکڑا 'فهو منهم'، ہمیں کہیں نہیں ملا، اس کی بجائے 'حُشِرَ مَعَهُمْ' اور 'حَشَرَهُ اللّٰهُ فِي زُمْرَتِهِمْ' کے الفاظ مندرجہ ذیل کئی ایک کتابوں میں وارد ہوئے ہیں۔اللہ ورسولہ اعلم۔ -چڑیاکوٹی-
مستدرک حاکم:۱۸/۳حدیث: ۴۲۹۴......معجم کبیر طبرانی:۳۴/۳حدیث: ۲۴۵۶...... جامع الاحادیث سیوطی:۳۷۸/۴۱حدیث:۴۵۳۲۱......مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ہیثمی :۱۸۷/۱۱حدیث:۱۸۰۳۱۔

(۲) صحیح بخاری:۲۲۸۳/۵حدیث: ۵۸۱۶...... صحیح مسلم:۲۰۳۴/۴حدیث:۲۶۴۰...... سنن ابوداؤد:۴۹۷/۱۴حدیث:۵۱۲۹......سنن ترمذی:۲۰۹/۹حدیث:۲۵۶۰......صحیح ابن حبان:۳۰۸/۱حدیث:۱۰۵۔

(۳) سنن ابوداؤد:۹۸/۱۴حدیث:۴۸۳۴...... سنن ترمذی:۲۲۹/۹حدیث:۲۵۷۴...... صحیح ابن حبان:۳۱۴/۲حدیث:۵۵۴......جامع الاحادیث سیوطی:۱۹۱/۱۶حدیث:۱۶۵۶۴......ریاض الصالحین:۲۳۷/۱۔

(۴) تفسیر روح المعانی:۱۴۵/۱۶......تفسیر حقی:۷۹/۱۴......فیض القدیر:۴۸۳/۶......رسالہ قشیریہ:۱۳۴/۱۔

بڑے لوگوں سے ملنے میں ہمیشہ فاصلہ رکھنا

بادشاہوں کے قرب سے خود کو دور رکھو، اُن کے درباروں کے چکر نہ لگاؤ۔ اور نہ اُن کی گدیوں پر جا کر بیٹھا کرو۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشادِ گرامی ہے :

إياک والدخول عليهم، فمن صدَّقهم بكذِبِهم وأعانهم على ظلمهم فليس مني ولست منه، ولم يرد على الحوض، ومن يدخل عليهم ولم يصدِّقْهم بكذِبِهم ولم يعنهم على ظلمهم فهو مني وأنا منه، وسيرد على الحوض .(۱)

یعنی (سلاطین وملوک) کے درباروں میں جانے سے بچو۔ جو شخص جھوٹے ہونے کے باوجود انھیں سچا بنائے گا، اور اُن کے ظلم پر اُن کی مدد کرے گا تو وہ مجھ سے نہ ہوگا اور نہ میں اُس سے، اور نہ ہی وہ میرے حوض پر آ سکے گا۔ اور جو شخص ان کے پاس اس حال میں جائے کہ اُن کے جھوٹے ہونے پر انھیں سچا نہ بنائے، اور ظلم پر اُن کی مدد نہ کرے، تو وہ مجھ سے ہے، اور میں اُس سے ہوں، نیز وہ عنقریب میرے حوض پر بھی آئے گا۔

لیکن اگر اُن کے پاس جائے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو انھیں اپنی پرسوز نصیحتوں سے ضرور نوازنا، اور حسبِ قدرت انھیں اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا؛ کیوں کہ فرمانِ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے :

(۱) الفاظ کے ذرا سے اختلاف کے ساتھ یہ حدیث متعدد کتب حدیث میں وارد ہوئی ہے: صحیح ابن حبان: ۳۴/۱۹ حدیث: ۴۵۹۷......مسند عبد بن حمید: ۲۵۹/۳ حدیث: ۱۱۴۰......سنن کبریٰ بیہقی: ۱۶۵/۸......مصنف عبدالرزاق: ۳۶۴/۱۱ حدیث: ۲۰۷۱۹......سنن کبریٰ نسائی: ۲۳۰/۵ حدیث: ۸۷۵۸......مستدرک حاکم: ۲۵۵/۱ حدیث: ۲۴۳......معجم کبیر طبرانی: ۲۷۵/۳ حدیث: ۲۹۴۹۔ -چریاکوٹی-

أفضل الشهداء حمزة بن عبد المطلب ورجل قام إلى إمام جائر فأمره ونهاه....(۱)

یعنی حمزہ بن عبد المطلب سارے شہیدوں میں افضل ہیں، اور وہ شخص بھی جو کسی ظالم بادشاہ کے روبرو کھڑا ہوکر اُسے اچھی باتوں کا حکم کرے اور بری باتوں سے روکے (اور پھر نتیجے میں قتل کردیا جائے)۔

نعمت اِلٰہی کی ناقدری

(ضیاے دیدہ ودل!) تمہارے لیے خیر اِسی میں ہے کہ ناہنجار دنیاداروں سے ملنے میں بھی فاصلہ رکھو؛ کیوں کہ اُن کے پاس بار بار آنا جانا، اور اُن کی دنیاوی آرایش وزیبایش کو دیکھتے رہنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُن عظیم نعمتوں کو تمہاری نگاہوں میں حقیر وبے وقعت بنادے گا جو اُس پروردگار نے تم پر فرمائی ہیں۔ اللہ جل مجدہٗ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے فرماتا ہے:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّأَبْقَى ○ (سورۂ طٰہٰ:۲۰/۱۳۱)

اور آپ دنیوی زندگی میں زیب وآرائش کی اُن چیزوں کی طرف حیرت وتعجب کی نگاہ نہ فرمائیں جو ہم نے (کافر دنیاداروں کے) بعض طبقات کو (عارضی) لطف اندوزی کے لیے دے رکھی ہیں تاکہ ہم اُن (ہی چیزوں) میں ان کے لیے آزمائش پیدا کردیں، اور آپ کے رب کی (اُخروی) عطا بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

---

(۱) مندرجہ ذیل کتب حدیث میں یہ پوری حدیث موجود ہے؛ مگر کسی میں بھی افضل الشہداء کا لفظ نہیں بلکہ بعض میں سید الشہداء اور کچھ میں اکرم الشہداء آیا ہے، ہاں! وہ ایک مستقل الگ حدیث ہے جس میں 'افضل الشہداء حمزہ' کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ -چریاکوٹی-
مستدرک حاکم:۱۱/۲۱۴ حدیث:۴۸۷۲......معجم اوسط طبرانی:۹/۲۸۰ حدیث:۴۲۲۷......مجمع الزوائد ومنبع الفوائد:۷/۲۰۵ حدیث:۱۲۱۲۰......جمع الجوامع سیوطی:۱/۴۶۴۲۔

نیز سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا :

انظروا الیٰ من هو دونكم ، ولا تنظروا الى من هو فوقكم ؛ فإنه أجدر أن لا تزدروا نعم اللّٰه .(۱)

یعنی انھیں دیکھا کرو جو تم سے کم تر ہیں اور انھیں نہ دیکھو جو تم سے بالا تر ہیں؛ کیوں کہ ایسا کرنے سے ممکن ہے کہ اللہ کی نعمتیں تمہیں حقیر نظر آنے لگیں!۔

اور اِس ناپائیدار و بے اعتبار دنیا کی کسی چیز کا کبھی کوئی اِہتمام نہ کرنا!۔ حضرت یحییٰ بن معاذ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا فانی ہے، وہ ایک لمحے کے غم کی بھی ساتھی نہیں ہوسکتی؛ تو تمہاری ساری زندگی کے حزن وغم کا مداوا اُس سے کیوں کر ممکن ہوسکتا ہے!، لہٰذا دانشمندی اِسی میں ہے کہ دنیا سے اپنا تھوڑا بہت حصہ لے کر اپنے اُخروی کام میں ہمہ تن جٹ جاؤ۔

ہمیشہ عظیم کام انجام دو

(پسرعزیز!) کوشش کرو کہ تمہارا وقت اچھے کاموں میں صرف ہو، اور تاکہ تم زندگی کے بازار میں زندگی کی بھرپور قیمت پاسکو۔ حضرت سہل بن عبداللہ نے فرمایا: 'تمہارا وقت چوں کہ کائنات کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے؛ لہٰذا اُسے اہم ترین چیزوں ہی میں صرف کیا کرو'۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ تمہارا دل اور تمہارا وقت تمہارے لیے سب سے زیادہ گراں قدر ہیں، لہٰذا اُن کا صحیح اِستعمال کرو۔ اور لایعنی کاموں، غیر مفید باتوں، بے سود کوششوں اور لا حاصل حرکتوں سے یک لخت رُک جاؤ۔ آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے :

(۱) صحیح مسلم:۴/۲۲۷۵حدیث: ۲۹۶۳...... سنن ابن ماجہ:۲/۱۳۸۷حدیث: ۴۱۴۲...... سنن ترمذی:۴/ ۶۶۵حدیث:۲۵۱۳......مسند شہاب القضاعی:۱/۴۲۹حدیث:۷۳۶......معجم طبرانی:۱۹/۲۰۶حدیث:۵۲۱۔

مِنْ حُسْنِ إِسْلاَمِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لاَ يَعْنِيْهِ . (۱)

یعنی آدمی کے اِسلام کی خوبیوں میں سے ہے کہ وہ لایعنی چیزیں ترک کردے۔

خلوص آشنا ہوجاؤ

(نورِنظر!) اِخلاص کو اپنی زندگی میں اُتارلو۔تمہارا ہر کام خلوص آگیں، اور تمہاری جملہ طاعت وبندگی اِخلاص سے معمور ہونی چاہیے۔دیکھو اللہ عزوجل کیا فرمارہا ہے :

وَمَآ اُمِرُوا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ o(سورۂ بینہ:۵/۹۸)

حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اُسی کے لیے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں۔

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں :

أَخْلِصِ الْعَمَلَ يَكْفِيْكَ الْقَلِيْلُ مِنْهُ . (۲)

یعنی اپنے عمل رضاے مولا کے لیے انجام دو؛(اِخلاص کے ساتھ کیا ہوا) تھوڑا عمل ہی تمہارے لیے بہت ہوجائے گا۔

پھر اپنے اِخلاص پر سچائی کا رنگ چڑھاؤ، اور اپنی ساری نقل وحرکت کو اُس کے تابع کردو؛ کیوں کہ صدق سے خالی حال اور سچائی سے عاری عمل بالکل بے وزن اور بے معنی ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ o (سورۂ اَحزاب:۲۳/۳۳)

---

(۱) صحیح مسلم:۱۲۱۹/۳ حدیث: ۱۵۹۹......سنن ابن ماجہ: ۱۳۱۵/۲حدیث: ۳۹۷۶ ...... جامع ترمذی: ۵۵۸/۴ حدیث: ۲۳۱۷......صحیح ابن حبان:۴۶۶/۱ حدیث: ۲۲۹......مسند ابن جعد: ۴۲۸/۱ حدیث: ۲۹۲۵......مسند شہاب قضاعی:۱۴۳/۱حدیث:۱۹۱......مصنف عبدالرزاق:۳۰۷/۱۱ حدیث:۲۰۶۱۷۔

(۲) جامع الاحادیث سیوطی:۶۸/۲ حدیث: ۹۲۵......جمع الجوامع سیوطی:۱۲۱۵/۱......تخریج احادیث الاحیاء: ۲۳۷/۹ حدیث:۴۲۳۷۔

مومنوں میں سے (بہت سے) مردوں نے وہ بات سچ کر دکھائی جس پر انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا۔

سرکارِ ابدقرار حضور احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد پاک ہے :

الصِّدْقُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ . (۱)

یعنی سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے۔

توبہ واِستغفار کی کثرت

(لختِ جگر!) اُن لغزشوں اور نافرمانیوں کا تصور اپنے ذہن وفکر میں ہر دم تازہ رکھو جو تم پہلے کرتے رہے تھے۔ سیرتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ رکھنے والوں پر عیاں ہوگا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسی گہری فکر رکھنے والے اور کیسا حزنِ مسلسل رکھنے والے اِنسانِ کامل تھے!۔

لہٰذا ماضی میں ہوئے اُن خلافِ شرع اُمور اور اپنی عصیاں شعاریوں کے بارے میں غور وفکر کرو، اور اُن کی یادیں تازہ رکھو؛ تاکہ تمہیں شرم وندامت گھیرے، اور پھر تم توبہ واِستغفار کی توفیق سے بہرہ ور کیے جاؤ۔ اِرشادہائے رسالت مآب علیہ السلام ہیں :

النَّدَمُ تَوبَةٌ . (۲)

یعنی (گناہوں پر) شرمندہ ہوجانا ہی توبہ ہے۔

مَـنْ أَكْثَرَ مِنَ الاِسْتِغْفَارِ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍ فَرَجاً وَمِنْ كُلِ ضِيقٍ مَخْرَجاً وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُ .

(۱) صحیح بخاری:۲۲۶۱/۵ حدیث:۵۷۴۳...... صحیح مسلم:۲۰۱۲/۴ حدیث:۲۶۰۷...... سنن ابوداؤد:۳۲۴/۱۴ حدیث:۴۹۹۱...... سنن ترمذی:۴۶۳/۷ حدیث:۲۰۹۹...... سنن ابن ماجہ:۵۶/۱ حدیث:۴۸۔

(۲) سنن ابن ماجہ:۴۵۸/۱۲ حدیث:۴۳۹۳...... صحیح ابن حبان:۳۷۷/۲ حدیث:۶۱۲...... مسند ابویعلی موصلی:۳۸۰/۸ حدیث:۴۹۶۹...... مسند احمد:۳۷۶/۱ حدیث:۳۵۶۸۔ مسند ابن جعد:۲۶۴/۱ حدیث:۱۷۳۸۔

یعنی جو کثرت سے اِستغفار کرتا (اور اللہ سے معافی مانگتا) ہے، اللہ اُسے ہر غم سے آزادی کا پروانہ عطا فرما دیتا ہے۔ ہر مشکل آسان کر دیتا ہے اور اُس پر رزق کے دروازے ایسے کھول دیتا ہے کہ وہ اُس کا تصور بھی نہیں کرسکتا!۔ (۱)

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهُ . (۲)

یعنی گناہ سے (سچی) توبہ کر لینے والا‘ بے گناہ شخص کی طرح ہو جاتا ہے۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

(ولدعزیز!) دنیاداروں کے ساتھ اُٹھک بیٹھک جس قدر کم کرسکتے ہو کرو؛ کیوں کہ وہ تمھیں بھی اپنی طرح دنیا طلبی اور مال ودولت کی ذخیرہ اندوزی میں لگا دیں گے۔ اور جس طرح خود یادِ الٰہی سے غافل ہیں تمھیں بھی اللہ کے ذکر وفکر سے فارغ کر دیں گے۔ حالاں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمھیں سختی سے اِس سے منع فرمایا ہے، اور تمہارے لیے ساری حقیقت کھول کے بیان کردی ہے، دیکھو اُس نے کتنے واضح انداز میں فرمایا ہے :

اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِيْنَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ o (سورۂ حدید:۲۰/۵۷)

جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا ہے، اور ظاہری آرائش ہے، اور آپس میں فخر اور خودستائی ہے، اور ایک دوسرے پر مال واَولاد میں زیادتی کی طلب ہے۔

(۱) سنن ابوداوٗد: ۳۵/۵ حدیث:۱۵۲۰......سنن ابن ماجہ:۴۱۲/۱۱ حدیث: ۳۹۵۱......مسند احمد:۲۹۹/۵ حدیث: ۲۲۷۳......سنن کبریٰ بیہقی:۱۱۸/۶ حدیث:۱۰۲۹۰......مستدرک حاکم:۴۱/۱۸ حدیث:۳۳۸۷۔

(۲) سنن ابن ماجہ:۴۵۶/۱۲ حدیث: ۴۳۹۱......مسند شہاب قضاعی:۹۷/۱ حدیث:۱۰۸......معجم کبیر طبرانی: ۴۹۰/۸ حدیث:۱۰۱۲۸......شعب الایمان:۲۱۶/۱۵ حدیث:۶۹۲۰۔ مسند ابن جعد:۲۶۶/۱ حدیث:۱۷۵۶۔

لہٰذا ایسے لوگوں کی صحبت اِختیار کرو جنھیں دنیا سے کوئی سروکار نہیں ہوتا، (وہ ہوتے تو دنیا ہی میں ہیں مگر دنیا اُن میں نہیں ہوتی!)۔ اُن نیک بختوں کے ساتھ اُٹھک بیٹھک رکھو جو آخرت کی سرمدی تیاریوں میں جٹے ہوتے ہیں، اور فانی دنیا اور فارغ دنیاداروں کو کسی خاطر میں نہیں لاتے۔ اُن کے پیش نظر صرف مولا کی طلب و رضا ہوتی ہے، اور ہیشگی کے گھر کے مناظر وہ ہمہ وقت اپنی نگاہوں میں سجائے رکھتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِن دو فریقوں کا ذکر اپنی کتابِ محکم میں دوٹوک بیان فرمادیا ہے :

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوماً مَّدْحُورًا، وَمَنْ أَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُورًا ۝

(سورۂ بنی اسرائیل: ۱۷/۱۸، ۱۹)

جو کوئی صرف دنیا کی خوشحالی (کی صورت میں اپنی محنت کا جلدی بدلا) چاہتا ہے تو ہم اِسی دنیا میں جسے چاہتے ہیں جتنا چاہتے ہیں جلدی دے دیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے دوزخ بنادی ہے جس میں وہ ملامت سنتا ہوا (رب کی رحمت سے) دھتکارا ہوا داخل ہوگا۔ اور جو شخص آخرت کا خواہش مند ہوا اور اُس نے اس کے لیے اس کے لائق کوشش کی اور وہ مومن (بھی) ہے تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش مقبولیت پائے گی۔

گویا وہ لوگ جو دنیا کی طلب و چاہت میں مارے مارے پھرتے ہیں، اُس کی محبت میں سرشار رہتے ہیں اور اُسی کو اپنا مرکزِ حیات سمجھتے ہیں، جہنم کے دہکتے ہوئے شعلے اُن کے اِستقبال کے لیے تیار رکھے گئے ہیں جس میں وہ ہمیشہ پڑے رہیں گے۔

لیکن وہ خوش بخت جو خود کو آخرت کی طلب میں سرگرداں رکھتے ہیں، اس کے لیے دیوانہ وار نیکیاں کیے جاتے ہیں، اللہ کے روبرو اچھی حالت میں پیش ہونے کی تیاریاں کررہے ہیں، اور اس کی سرمدی نعمتوں کا تصور اپنے دیدہ و دل میں جمائے رکھتے ہیں، تو

دراصل ایسوں ہی کی کوششیں ٹھکانے لگتی ہیں، ایسوں ہی کے مطالبے پورے کیے جاتے ہیں، اور ایسے لوگوں ہی کی مرادیں برلائی جاتی ہیں۔ یعنی ایسے اِقبال مندوں کو قربِ الٰہی کی دولت اور دیدارِ خداوندی کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اِرشادِ باری ہے :

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ، فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ ٥ (سورۂ قمر:۵۴/۵۴،۵۵)

بیشک پرہیزگار جنتوں اور نہروں میں (لطف اندوز) ہوں گے۔ پاکیزہ مجالس میں (حقیقی) اِقتدار کے مالک بادشاہ کی خاص قربت میں (بیٹھے) ہوں گے۔

نیز ایک دوسرے مقام پر پروردگارِ عالم فرماتا ہے :

وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ، اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ٥ (سورۂ قیامہ:۷۵/۲۲،۲۳)

بہت سے چہرے اُس دن شگفتہ وتروتازہ ہوں گے۔ اور (بلا حجاب) اپنے رب (کے حسن وجمال) کو تک رہے ہوں گے۔

لٰہذا کم سے کم اور بس ضرورت بھر دنیا سے سروکار رکھو؛ ورنہ وہ (اپنے جالوں میں پھنسا کر) ربِّ ذوالجلال کی طاعت وبندگی کا رشتہ تم سے کمزور کردے گی۔ آقاے رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

یکفیک منها ما سد جوعتک ووارى عورتک، وإن کان بیتا یواریک کفاک فلق الخبز وماء الجر وما فوق الإزار حساب علیک . (۱)

یعنی دنیا سے تمہارے لیے بس اِتنا کافی ہے کہ تمہاری بھوک رُک جائے، تمہارا ستر چھپ جائے، خواہ کسی گھر ہی سے تمہاری ستر پوشی ہو۔ یوں ہی روٹی کا ایک ٹکڑا اور مٹکی بھر پانی تمہارے لیے کافی ہے۔ اور تمہارے ستر پوش کے علاوہ جو کچھ ہے اس پر حساب وکتاب ہے۔

(۱) شعب الایمان بیہقی: ۲۱/۲۹۵ حدیث: ۹۹۷۴...... جامع الاحادیث سیوطی: ۱۹/۴۷۷ حدیث: ۲۱۲۶۸ ......مجمع الزوائد ہیثمی: ۱۱/۱۹۷ حدیث: ۱۸۰۸۳...... کنز العمال ہندی: ۳/۳۹۹ حدیث: ۷۱۳۸۔

والدین کی تابعداری اور صلہ رحمی

(عزیز القدر!) اپنے والدین کریمین کی دل سے خدمت کرو، اور اُن کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اُن کی عظمت کا اندازہ لگانے کے لیے یہی بس ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن کے حقوق کو اپنے حق کے ساتھ ملا کر بیان فرمایا ہے :

اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ o (سورۂ لقمان:۱۴/۳۱)

کہ تو میرا (بھی) شکر اَدا کر اور اپنے والدین کا بھی، میری ہی طرف ٹھکانا ہے۔

بارگاہِ رسالت مآب میں سوال گزارا گیا کہ یارسول اللہ! سب سے زیادہ اچھے سلوک اور نیکی کیے جانے کا مستحق کون ہے؟۔ فرمایا: تمہاری ماں۔

پوچھا گیا: پھر کون؟۔ فرمایا: تمہاری ماں۔

پوچھا گیا: پھر کون؟۔ فرمایا: تمہاری ماں۔

پوچھا گیا: پھر کون؟۔ فرمایا: تمہارا باپ۔ اُس کے بعد حسب مراتب رشتے دار۔(۱)

رشتہ داریوں کا خاص خیال رکھو، اور انھیں بکھرنے نہ دو؛ کیوں کہ صلہ رحمی درازیِ عمر کا باعث ہوتی ہے۔ رشتے کاٹنا بہت بڑا گناہ ہے۔ آقاے کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

الـرَّحِـمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ یَقُولُ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَکَ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَکَ قَطَعْتُهُ .

یعنی رحم، رحمٰن سے مشتق ہے، یا رحم ایک ایسی شاخ ہے جو رحمٰن سے ملی ہوئی

(۱) سنن ابوداؤد: ۱۶/۱۵ حدیث: ۵۱۴۱...... سنن ترمذی: ۳۳۷/۷ حدیث: ۲۰۱۸...... سنن ابن ماجہ: ۱۹۴/۱۱ حدیث: ۳۷۸۹...... سنن عبدالرزاق: ۱۳۲/۱۱ حدیث: ۲۰۱۲۱...... مسند حارث: ۸۴۷/۲ حدیث: ۸۹۷۔

ہے۔لہٰذا اللہ پاک فرماتا ہے: جو تجھ سے ملے گا میں اُس سے ملوں گا۔اور جو تجھ سے تعلقات توڑے گا میں اُس سے قطع تعلق کرلوں گا۔(۱)

اپنے بھائیوں، دوست آشناؤں، خادموں اور زیردستوں کے ساتھ بہترین اَخلاق کا مظاہرہ کرو، اور اُن سے عمدہ سلوک روا رکھو۔ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو ملک یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا تھا :

أَحْسِنْ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ يَا مُعَاذُ بنَ جَبَلٍ .(۲)

یعنی اے معاذ بن جبل! لوگوں کے ساتھ خوش اَخلاقی سے پیش آنا۔

ایک اور مقام پر رحمت عالم علیہ السلام نے حسن خلق کی قدر و قیمت جتاتے ہوئے فرمایا:

أَثْقَلَ مَا يُوضَعُ فِي الْمِيْزَانِ خُلُقٌ حَسَنٌ .(۳)

یعنی میزانِ عمل پر سب سے زیادہ وزنی چیز اَخلاقِ حسنہ ہوں گے۔

ہمسایوں کی خبر گیری

(پسرعزیز!) اپنے پڑوسیوں کا خاص خیال رکھو، اُن کی عزت وتکریم اور پاس ولحاظ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہونے دو۔ سیدکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِرشاداتِ عالیہ یہ ہیں :

أَحْسِنْ جَوَارَ مَنْ جَاوَرَکَ تَكُنْ مُسْلِمًا .(۴)

یعنی اپنے ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، حقیقی مسلمان بن جاؤ گے۔

(۱) صحیح بخاری:۲۲۳۲/۵ حدیث:۵۶۴۲......سنن ترمذی:۳۸۳/۷ حدیث:۲۰۴۹......صحیح ابن حبان:۱۸۵/۲ حدیث:۴۴۲......مسند ابویعلی موصلی:۳/۸ ۲۷حدیث:۴۵۹۹......مسند حمیدی:۲۷۰/۲ حدیث:۵۹۲۔

(۲) موطا امام مالک:۱۳۲۷/۵ حدیث:۳۳۵۰......شعب الایمان بیہقی:۵۸/۱۷ حدیث:۷۷۹۷۔

(۳) مشکل الآثار، طحاوی:۴۶۷/۹ حدیث:۳۷۸۴......اتحاف الخیرۃ المہرۃ:۴/۶ حدیث:۵۲۰۶۔

(۴) مسند شہاب قضاعی:۳۷۲/۱ حدیث:۴۱۳......جامع الاحادیث سیوطی:۲۶/۲۳ حدیث:۲۵۴۷۸۔

مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ.(۱)

یعنی حضرت جبرئیل پڑوسیوں (سے نیک سلوک) کے بارے میں مجھے برابر وصیت کرتے رہے؛ حتیٰ کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ کہیں شاید اُسے وارث بنا دیا جائے گا۔

جو بھی تم سے کسی طرح کا تعاون طلب کرے اور تم اُس پر قادر ہو تو تمہارا دینی فرض بنتا ہے کہ اُس کی بھرپور مدد کرو۔ آقاے رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

اللّٰهُ فِي عَونِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ فِي عَونِ أخِيْهِ المُسلِم .(۲)

یعنی اللہ اُس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کی مدد میں لگا ہوتا ہے۔

اور اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے اور وہ تم سے جھوٹے سچے جس طرح بھی معذرت خواہ ہو تو تم شرحِ صدر کے ساتھ اُس کا عذر قبول کرو، اور اُسے دل سے معاف کردو۔ دیکھو کہ برادرانِ یوسف نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے اپنا عذر پیش کیا تو انھوں نے فوراً قبول کرلیا، اَب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اُن کی یہ اَدا اِتنی پسند آئی کہ اس نے اسے ہمیشہ کے لیے اپنے کلامِ مقدس کا حصہ بناتے ہوئے فرمایا :

لاَ تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَومَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ٥ (سورۂ یوسف:۹۲/۱۲)

آج کے دن تم پر کوئی ملامت (اور گرفت) نہیں ہے، اللہ تمھیں معاف فرمادے۔

حضور تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

---

(۱) صحیح بخاری:۲۲۳۹/۵ حدیث:۵۶۶۹......صحیح مسلم:۲۰۲۵/۴ حدیث:۲۶۲۴......سنن ابوداؤد:۳۲/۱۵ حدیث:۵۱۵۴......سنن ترمذی:۴۱۴/۷ حدیث:۲۰۶۸......سنن ابن ماجہ:۲۱۲/۱۱ حدیث:۳۸۰۴۔

(۲) صحیح مسلم:۲۰۷۴/۴ حدیث:۲۶۹۹......سنن ابوداؤد:۲۶۱/۱۴ حدیث:۴۹۴۸......سنن ترمذی:۴۸۲/۵ حدیث:۱۴۹۱......سنن ابن ماجہ:۲۷۰/۱ حدیث:۲۳۰......صحیح ابن حبان:۲۹۲/۲ حدیث:۵۳۴۔ لیکن مذکورہ حدیث کا آخری لفظ 'المسلم' مجھے کہیں نظر نہیں آیا۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ -چریاکوٹی-

مَنِ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ ذَنْبِ صَاحِبِ مَكْسٍ .(۱)

یعنی جس شخص کے سامنے اُس کے کسی مسلمان بھائی نے معذرت خواہی کی، اور اس نے اس کا عذر قبول نہ کیا تو اُسے اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا محصول وصول کرنے والے کو اُس کی خطا پر ہوتا ہے۔

بڑے چھوٹے کے ساتھ کیسے پیش آیا جائے؟

(عزیز از جان بیٹے!) خدارا! کبھی کسی کی ہتک عزت نہ کرنا، اور نہ ہی کسی مسلمان کے راز کو اِفشا کرنے کی کوشش کرنا۔ آقائے کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ستر پوشی کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے کتنی عظیم بات فرمادی ہے :

مَنْ سَتَرَ عَورَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللّٰهُ عَورَتَهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ . (۲)

یعنی جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی ستر پوشی کرے، اللہ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔

یوں ہی جو تم سے قطع تعلق چاہے اُس سے صلہ رحمی کرو۔ جو تمہارے ساتھ برائی کرے تم اُس کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ۔ جو تم پر زیادتی کرے تم (اس کا بدلہ دینے کی بجائے) صبر و درگزر سے کام لو۔ دیکھو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

(۱) سنن ابن ماجہ:۱۱/۲۷۶حدیث: ۳۸۴۹...... مسند حارث:۲/۸۳۶حدیث: ۸۸۲...... الآحاد والمثانی، ابن ابی عاصم:۷/۴۴۳حدیث: ۲۳۸۸......معجم کبیر طبرانی:۲/۳۹۹حدیث: ۲۱۱۳...... جامع الاحادیث سیوطی:۱۹/۵۰۰حدیث: ۲۱۳۳۰......مجمع الزوائد ومنبع الفوائد:۷/۳۹۸حدیث: ۱۳۰۶۱۔

(۲) سنن ابن ماجہ:۸/۵۱حدیث: ۲۶۴۳...... جامع الاحادیث سیوطی:۲۰/۳۷۳حدیث: ۲۲۳۸۳......مسند الصحابہ:۳۰/۱۶۵حدیث: ۵۷۱......کنز العمال:۳/۲۴۸حدیث: ۶۳۸۱......مسند جامع:۲۱/۱۶۱حدیث: ۶۷۳۵......نصب الرایہ:۳/۳۱۹۔

صِلْ مَنْ قَطَعَکَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَکَ وَأحْسِنْ إلٰی مَنْ أسَاءَ إلَیْکَ . (۱)

یعنی رشتہ کاٹنے والوں سے رشتے داری نبھاؤ،ظلم کرنے والوں کو معاف کردیا کرو،اور برائی کرنے والوں کے ساتھ اچھائی سے پیش آیا کرو۔

نیز دنیاوی معاملات میں حسد کی بیماری سے بچ کے رہو،(یہ جسے لگ جاتی ہے اس کا ستیاناس کر کے چھوڑتی ہے)۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

لَا تَحَاسَدُوْا .... (۲)

یعنی (لوگو!) حسد نہ کیا کرو۔

ساتھ ہی بڑوں کی عزت وتکریم کرو، اور چھوٹوں کے ساتھ رحم وشفقت سے پیش آؤ۔اس سلسلے میں فرمانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنا واضح اور دوٹوک ہے :

لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا . (۳)

یعنی وہ ہمارا نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم،اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہ کرے۔

زیورِ حیا سے آراستہ ہو جاؤ

(کاشانۂ دل کے مکیں!) حیا و پاک دامنی کو اپنی زندگی کا لازمہ بنالو؛ کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے 'ایمان کا ٹکڑا' قرار دیا ہے۔نیز فرمایا :

(۱) مسند احمد بن حنبل:۴/۱۴۸حدیث:۱۷۳۷۲......شعب الایمان بیہقی:۱۷/ ۱۱۶حدیث: ۷۸۵۳...... جامع الاحادیث سیوطی:۳۷/۳۰۸حدیث:۴۰۶۲۶......کنز العمال:۲/۳۱۲حدیث:۴۰۸۹۔

(۲) صحیح مسلم:۴/۱۹۸۳حدیث:۲۵۵۹......مصنف عبدالرزاق:۱۱/۱۶۷حدیث:۲۰۲۲۲۔

(۳) سنن ترمذی:۷/۳۷۶حدیث:۲۰۴۳......سنن ابوداؤد:۱۴/۲۵۶حدیث: ۴۹۴۵......مسند ابویعلی موصلی: ۷/۲۳۸حدیث: ۴۲۴۲ ...... مسند حمیدی:۲/۲۶۸حدیث:۵۸۶...... مسند عبدبن حمید:۱/۲۰۲حدیث: ۵۸۶......مصنف ابن ابی شیبہ:۵/۲۱۴حدیث:۲۵۳۵۹......معجم کبیر طبرانی:۷/۳۵۹حدیث:۸۰۸۰۔

اَلحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ . (۱)

یعنی حیا سراسر خیر ہی خیر ہے۔

فقیروں اور تنگ دستوں کے ساتھ اِنکسار و عاجزی سے پیش آوٴ، اُن کے لیے بچھ بچھ جاوٴ، نرم دلی کا مظاہرہ کرو، اور اُن کے ساتھ جتنی مہربانی کر سکتے ہو کرو۔ دیکھو اس سلسلے میں اللہ رب العزت نے خود اپنے حبیب معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا حکم فرمایا ہے! :

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ o (سورۂ انعام:۶/۵۲)

اور آپ اِن (شکستہ دل اور خستہ حال) لوگوں کو (اپنی صحبت و قربت سے) دور نہ کیجیے جو صبح و شام اپنے رب کو صرف اُس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے رہتے ہیں۔

ہاں! دولت مندوں اور سرمایہ داروں سے اَکڑ کر ملا کرو، (اُن کے سامنے کسی عجز و اِنکسار کا مظاہرہ نہ کیا کرو)۔ حضرت سفیان ثوری فرمایا کرتے تھے کہ مالداروں کے ساتھ سینہ تان کے ملنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جس کا جو حق ہو وہ اپنے مستحق تک پہنچ جاتا ہے۔

اور اگر کوئی واقعی غنی ہو جسے اُس کے رب نے دولت غنا بخشی ہو اور اُسے دنیاوی جاہ و حشمت کی کچھ پروا نہیں ہوتی (تو پھر یہ اُس سے مستثنیٰ ہے)۔ ایسے شخص کے بارے میں معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشادِ اقدس ہے :

اَلْغَنِیُّ الشَّاکِرُ لَہٗ مِثْلُ أجْرِ الْفَقِیْرِ الصَّابِرِ .

یعنی شکر گزار غنی اَجر کے اعتبار سے صبر دار فقیر کی مانند ہوتا ہے۔

(۱) صحیح مسلم:۱/۶۴ حدیث:۳۷...... سنن ابوداوٴد:۱۴/۵۰ حدیث: ۴۷۹۸...... مسند احمد بن حنبل:۴/۴۲۶ حدیث: ۱۹۸۳۰...... مسند شہاب قضاعی:۱/۷۵ حدیث: ۶۹...... مصنف ابن ابی شیبہ:۴/۲۱۳ حدیث: ۲۵۳۴۳...... مسند طیالسی:۱/۱۱۴ حدیث:۸۵۴...... معجم کبیر طبرانی:۱۳/۶۲ حدیث:۱۴۸۰۱۔

اور جب بھی کسی معاملے میں مشورہ کرنا ہو،تو ایسے لوگوں کی خدمات حاصل کرو جو بن دیکھے اپنے رب کا خوف وخشیت رکھتے ہیں۔اور اپنے دین واَمانت کے سلسلے میں اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں؛ کیوں کہ مشورے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا ہے :

وَ شَاوِرْهُمْ فِي الاَمْرِ ٥ (سورۂ آل عمران:۱۵۹/۳)

اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں۔

پھر مشورے کے بعد جب کوئی معاملہ بن پڑے، اور تمھیں اس پر دلی اطمینان ہوجائے،تو اَب مخلوق کے سارے بھروسے ایک طرف کرکے صرف ایک اللہ کی ذات پر اپنا اِعتماد وتوکل جمالو؛ یہی راز اللہ نے قرآنِ حکیم میں یوں کھولا ہے :

فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ٥ (سورۂ آل عمران:۱۵۹/۳)

پھر جب آپ پختہ اِرادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسا کیا کریں۔

توکل یہ ہے کہ تم اپنے سارے معاملات کلّیۃً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سپرد کرکے اُس کی رضا پر راضی ہوجاؤ کہ وہ جو کچھ بھی کرے گا تمہارے حق میں بہتر ہی ہوگا۔

ریشم کی طرح نرم ہوجاؤ

(پیارے بیٹے!) اپنے بھائیوں اور دوست اَحباب کے لیے سراپا محبت واَدب بن جاؤ۔اور اُن کے ساتھ نرم خوئی ونیک سلوکی کرو۔سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے :

اِصْنَعِ الْـمَعْرُوْفَ إِلٰى مَنْ هُوَ أَهْلُهٗ وَإِلٰى مَنْ لَّيْسَ هُوَ أَهْلُهٗ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهٗ أَنْتَ أَهْلُهٗ . (۱)

---

(۱) مسند شہاب القضاعی:۴۳۶/۱ حدیث: ۷۴۷ ...... جامع الاحادیث سیوطی:۴۷۴/۴ حدیث: ۳۵۷۰ ...... اسنی المطالب فی احادیث مختلف المراتب:۵۷/۱ حدیث:۲۰۴ ...... کنز العمال:۳۹۷/۶ حدیث:۱۶۲۳۸۔

یعنی اہل و نا اہل ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک اور اچھا برتاؤ رکھو۔ گو وہ نا اہل ہے؛ مگر تم تو اس کے اہل ہو!۔

مَا دَخَلَ الرِّفْقُ فِي شَيْىءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلاَ دَخَلَ الْخُرْقُ فِي شَيْىءٍ إِلَّا شَانَهُ . (۱)

یعنی یہ سچ ہے کہ جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے وہ اس کو خوبصورت بنا دیتی ہے، اور جس چیز سے نرمی نکال دی جائے وہ اس کو معیوب کر دیتی ہے۔

(یعنی نرمی سے کام یا بات کی اہمیت و افادیت بڑھ جاتی ہے، اور سختی و تلخی سے کام یا بات کی عظمت و قیمت کم ہو جاتی ہے، بلکہ بعض اَوقات بگڑ کر کہاں سے کہاں پہنچ جاتی ہے!)۔

اپنی زبان کو سچائی کا عادی بناؤ۔ جب بولو تو اچھی اور بھلی بات بولو۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ . (۲)

یعنی ہائے افسوس کہ اِسی زبان کی وجہ سے لوگ اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے!۔

صدیق اُمت اَمیر المؤمنین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو پکڑ کر اُسے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ 'یہی ہے جو مشکلات و مسائل کھڑی کرتی ہے'۔

(۱) یہ حدیث مختلف اَلفاظ کے ساتھ روایت ہوئی ہے مگر مرکزی مفہوم سب کا تقریباً ایک ہی ہے: صحیح ابن حبان:۲/۳۱۱ حدیث:۵۵۱...... مسند احمد بن حنبل:۳/۲۴۱ حدیث: ۱۳۵۵۵...... مسند شہاب قضاعی: ۲/۱۶ حدیث: ۷۹۳...... معجم اوسط طبرانی: ۵/۲۲۴ حدیث: ۲۲۶۹...... شعب الایمان بیہقی:۱۴/۴۱۸ حدیث: ۶۶۲۵...... مجمع الزوائد ومنبع الفوائد:۷/۳۲۶ حدیث:۱۲۶۴۱۔ -چڑیاکوٹی-

(۲) سنن ابن ماجہ:۱۲/۱۱۸ حدیث: ۴۱۰۸...... مسند احمد بن حنبل:۵/۲۳۱ حدیث: ۲۲۰۶۹...... مسند طیالسی: ۱/۷۶ حدیث: ۵۶۰...... مصنف ابن ابی شیبہ: ۵/۳۲۰ حدیث: ۲۶۴۹۸...... معجم کبیر طبرانی:۱۴/۴۶۵ حدیث:۱۶۵۴۰...... شعب الایمان بیہقی:۶/۳۲۳ حدیث:۲۶۸۲۔

تو اپنے نفس کا نگران ہو جا

(راحتِ دل وجاں!) اپنے نفس پر کڑی نگاہ رکھو، اور اپنے کان کا خاص خیال رکھو کہ کہیں وہ جھوٹ، چغلی، بہتان اور لغو چیزیں سننے میں نہ لگ جائے۔ اِرشادِ باری ہے :

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُولاً ٥ (سورۂ بنی اسرائیل: ۳۶/۱۷)

بے شک کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے باز پرس ہوگی۔

سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

اَلْمُسْتَمِعُ شَرِیْکُ الْقَائِلِ . (۱)

یعنی غیبت کا سننے والا غیبت کرنے والے کے گناہ میں برابر کا شریک ہے۔

تم خود تو مخلوق کے ساتھ اِنصاف سے کام لو؛ مگر اُن سے اِنصاف کا مطالبہ نہ کرو۔ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے :

أشْرَفُ الأعْمَالِ ذِكْرُ اللّٰهِ عز وجل وَإنْصَافُ الْخَلْقِ مِنْ نَفْسِکَ . (۲)

یعنی سب سے زیادہ فضیلت والا عمل اللہ کا ذکر، اور مخلوق کو اپنی طرف سے انصاف دینا ہے۔

---

(۱) یہ حدیث ہمیں کہیں نہیں ملی، سوائے شیخ سلمی کی دوسری کتاب 'آداب الصحبہ' کے۔ مندرجہ ذیل کتب میں اِسے حضرت امام شافعی کا قول قرار دیا گیا ہے: حلیۃ الاولیاء: ۱۲۳/۹...... احیاء علوم الدین: ۵۰/۱۔
ہاں، کچھ اسی انداز کی ایک حدیث یوں ملتی ہے: **المغتاب والمستمع شریکان فی الاثم .** المقاصد الحسنہ، سخاوی: ۲۰۶/۱...... اسنی المطالب فی احادیث مختلف المراتب: ۳۰۳/۱۔ اور علامہ عبدالحی فرنگی محلّی نے اپنی کتاب 'ارتکاب الغیبۃ' میں اسے یوں نقل کیا ہے: **المستمع شریک المغتابین۔** -چڑیاکوٹی-

(۲) آداب الصحبۃ، ابوعبدالرحمٰن سلمی: ۱۵۱/۱ حدیث: ۱۱۸...... آداب العشرۃ وذکر الصحبۃ والاخوۃ: ۹/۱۔

نفس کو توبہ کا عادی بناؤ، اور عمل توبہ ہر وقت جاری رکھو۔ دیکھو نبی معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرما رہے ہیں :

إنّي لأتُوبُ إلَى اللّٰهِ فِي الْيَومِ مِائَةَ مَرَّةٍ . (۱)

یعنی میں خود دن میں سو مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرتا ہوں۔

لقمۂ حلال اور ذکرِ خدائے ذوالجلال

(نورِ چشم!) حرام کا کوئی لقمہ کبھی اپنی حلق میں نہ جانے دینا۔ مشتبہ چیزوں سے بچنا۔ فاسقوں کے کھانوں سے اِحتراز کرنا۔ اور اُن کے دسترخوانوں پر بیٹھنے سے اِجتناب کرنا۔ خصوصاً سلطان اور عمائدین سلطنت کا مال لینے سے۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

كُلُّ لَحمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحُتِ فَالنَّارُ أولىٰ بِهٖ .(۲)

یعنی حرام مال سے پلنے بڑھنے والا جسم، جہنم میں جانے کا زیادہ حقدار ہے۔

یوں ہی محسن اِنسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل فسق و فجور کی دعوت قبول کرنے سے منع بھی فرمایا ہے۔

اپنی خلوت وجلوت اور قال وحال میں اللہ کا مراقبہ کرو، یعنی یہ تصور جماؤ کہ تم ہر وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نگاہ میں ہو، تمہاری کوئی حرکت اُس پر مخفی نہیں۔ وہ خود فرماتا ہے :

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا o (سورۂ نساء:۴/۱)

بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

(۱) صحیح مسلم:۴/۲۰۷۵حدیث:۲۷۰۲......سنن ترمذی:۱۲/۸۱حدیث:۳۵۶۸......سنن ابن ماجہ:۱۱/۴۰۸حدیث:۳۹۴۷......مسند طیالسی:۱/۵۷حدیث:۴۲۷......مسند عبد بن حمید:۱/۱۴۱حدیث:۳۶۳۔

(۲) مسند الشامیین:۱/۶۱حدیث:۶۳......مستدرک حاکم:۴/۱۴۱حدیث:۷۱۶۲......معجم کبیر طبرانی:۱/۳۴حدیث:۸۵......شعب الایمان بیہقی:۱۱/۴۹۷حدیث:۵۲۷۷۔

ذکر وفکر کو اپنا وظیفہ حیات بناؤ، پابندی کے ساتھ ذکر اِلٰہی کرو؛ کیوں کہ یہذکر بڑی عظیم چیز ہے، ذرا سوچو تو سہی کہ اِس کی بدولت تم اُس پروردگار کے مذکور بن جاتے ہو۔ اُس نے خودقرآن میں اِعلان فرمایا ہے :

فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ ٥ (سورۂ بقرہ:۱۵۲/۲)

سوتم مجھے یاد کیا کرو، میں تمھیں یاد رکھوں گا۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد ہےکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے :

مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِيْ أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ .(۱)

یعنی جو میرے ذکر میں مشغول رہنے کی وجہ سے مجھ سے کچھ مانگ نہ سکے، میں اُسے مانگنے والوں سے زیادہ عمدہ چیزیں عطا کرتا ہوں۔

حکمت کے بول

(باعث تسکین جانِ حزیں!) زیادہ ہنسنا اچھا نہیں ہوتا ہے؛ لہٰذا اِسے جس قدر کم کرسکتے ہو کرو؛ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

كَثْرَةُ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ . (۲)

یعنی زیادہ ہنسنا دِل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

اپنی موت کو بالکل قریب جانو، اور اپنی خواہشوں تمناؤں سے جان چھڑاؤ، انھیں اپنے قریب نہ آنے دو؛ کیوں کہ ایسا کرنے سے تمھیں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کا

(۱) مسند شہاب القضاعی:۳۴۰/۱ حدیث:۵۸۴......مصنف ابن ابی شیبہ:۳۴/۶ حدیث:۲۹۲۷۱......شعب الایمان بیہقی:۱۳۹/۲ حدیث:۵۹۷......جامع الاحادیث القدسیہ:۲۰/۱ حدیث:۳۵۹۔

(۲) سنن ترمذی:۶/۹ حدیث: ۲۴۷۵......سنن ابن ماجہ:۳۸۷/۱۲ حدیث: ۴۳۳۳...... مسند ابو یعلی موصلی:۱۱۳/۱۱ حدیث:۶۲۴۰......مسند احمد:۳۱۰/۲ حدیث:۸۰۸۱......مسند شہاب:۹۸/۱ حدیث:۱۱۱۔

حوصلہ وموقع میسر آئے گا۔ سرخیل اتقیا حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ اِرشاد فرمایا :

من كان في طرفي فهو فان .

یعنی ہر نظر آنے والی چیز فانی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے :

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الأمَلُ o (سورۂ حجر:۳/۱۵)

آپ انہیں چھوڑ دیجیے، وہ کھاتے (پیتے) رہیں اور عیش کرتے رہیں اور (اُن کی) جھوٹی اُمیدیں انہیں (آخرت سے) غافل رکھیں۔

یوں ہی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر دو لکیریں کھینچ کر فرمایا :

هٰذَا ابنُ آدَمَ وَهٰذا أجَلُهُ ... وَثَمَّ أمَلُهُ . (۱)

یعنی یہ ابن آدم ہے، یہ اُس کی موت ہے...اور پھر یہ اُس کی خواہشیں ہیں۔

خلق خدا کو اپنی قیمتی نصیحتوں سے فائدہ پہنچاؤ۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست حق پرست پر اِس کی بیعت کی کہ (جیتے جی) ہر مسلمان کو اچھی نصیحت کرتا رہوں گا۔

(فرزند رشید!) یہ بات ذہن کی تختی پر لکھ لے کہ جو کچھ اوپر بیان ہوا وہ محض تیری جدوجہد سے نہیں ہوسکتا بلکہ اُس کے لیے توفیق اِلٰہی درکار ہے؛ (کیوں کہ اُس کی توفیق کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ لہٰذا اُس کی توفیق کا سوال کرتے رہا کرو، اور اس کی تحصیل میں کوشاں رہو)۔

(۱) سنن ترمذی:۱۲۹/۹ حدیث: ۲۵۰۵...... صحیح ابن حبان:۲۶۳/۷ حدیث: ۲۹۹۸...... معجم اوسط طبرانی: ۲۴۵/۲ حدیث:۶۴۶۷...... مسند صحابہ:۱۸۲/۲۰ حدیث:۲۶۳...... شرح السنہ بغوی:۲۲۸/۷۔

آخری بات

(ضیاے دیدہ ودل!) ریاضت ومجاہدہ کا عمل ہر حال میں جاری رکھو۔حلال رزق کھاؤ۔نگاہیں نیچی رکھنا سیکھو۔حرام ومشکوک چیزوں سے اپنا دامن بچاؤ۔زبان کی بھرپور حفاظت کرو۔دیکھنا کبھی کسی کے ساتھ بدزبانی نہ ہونے پائے۔دل پر کڑی نگاہ رکھو۔راز کو راز ہی رہنے دو۔خلقِ خدا کے ساتھ شفقت سے پیش آؤ،اور سدا اُن کی خیر خواہی کرو۔

بارگاہِ الٰہی میں ٹوٹ کر گریہ وزاری،اور دعا ومناجات کرو کہ وہ تمھیں اعلیٰ مقامات پر فائز المرام فرمائے۔نفس کی تہمتوں اور اُس کی بدگمانیوں سے خود کو بچاؤ۔لوگوں کے ساتھ حسن ظن رکھو۔اولیاء اللہ کی محبت سے اپنے دل کو آباد رکھو۔فقرا کے ساتھ بھلائی واِحسان جاری رکھو۔اور اخلاقِ حسنہ کی ہر شاخ پر اپنا آشیانہ بناؤ۔

(فرزند دل بند!) اللہ تجھے اپنی طاعت میں لمبی عمر عطا فرمائے، اور تجھے عزت وکرامت کے شرف سے بہرہ ور کرے۔میں تجھے یہ ساری نصیحت تو کیے جا رہا ہوں؛ مگر میں نہیں سمجھتا کہ مجھ سے زیادہ بھی کوئی اِن کو ضائع کرنے والا،اور بھری مخلوق میں مجھ سے بھی زیادہ کوئی حرماں نصیب ہوگا۔کیا عجیب بات ہے کہ نصیحت کرنے والا خود نا آشناے رنگ نصیحت ہے،مستزاد یہ کہ خیر وبھلائی کا آرزومند بھی۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سے غفلت کے پردے دور فرما دے،اور وہم وفریب کے اندھیروں سے نکال کر ہمیں یقین وعرفان کے اُجالوں کا سفیر بنا دے۔

(نور نظر!) اللہ تجھے اپنے حفظ واَمان میں رکھے۔اب میں تجھ سے بطورِ خاص نصیحت کر رہا ہوں کہ جب تجھے وقت اِجابت میسر آئے تو میرے لیے توبہ ونجات کی دعا کرنا نہ بھولنا؛ شاید اللہ تیری دعاؤں کے طفیل میری لاج رکھ لے،اور اپنے فضل وکرم کی خیرات سے نواز دے۔اور یقیناً اُسے اِس پر کمالِ قدرت حاصل ہے۔

وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم والحمد للہ ربّ العالمین، آمین ثم آمین۔

قصیدۃ اِستغاثہ

إليک مددت الكف في كل شدة
ومنک وجدت اللطف من كل جانب

وأنت ملاذي والأنام بمعزل
هل مستحيل في الرجاء كواجب؟

وإني لأرجو منک ما أنت أهله
وإن كنت خطاء كثير المعايب

رجاءک رأس المال عندي وربحه
وزهدي في المخلوق أسنى مناقب

فحقق رجائي في يا رب واكفني
شماتة أعدائی و اسوة صاحب

و من أين أخشى عدوا و إساءة
وستر ک خلفي من جميع الجوانب

فيا محسنا فيما مضى أنت قادر
على اللطف في حالي فحسن عواقب

یعنی اے پروردگار! ہر مشکل گھڑی اور کڑے وقت میں میں نے اپنے ہاتھوں کو صرف اور صرف تیری ہی بارگاہ میں بلند کیا ہے۔ اور پھر میں نے تجھے اس سلسلے میں بھرپور لطف وکرم فرماتے ہوئے پایا ہے۔

بس تو ہی میری پناگاہ ہے، مخلوق آپ بے بس ہے، (اُس سے توقع رکھنا فضول ہے)؛ تو کیا جس سے توقع رکھنا مستحیل ہے، وہ کبھی اُس کی طرح ہوسکتا ہے جس سے اُمید رکھنا واجب ہے؟۔

میں نے (تیری شانِ عفو کو دیکھتے ہوئے) تجھ سے بڑی آرزوئیں وابستہ کر رکھی ہیں؛ گرچہ میرا معاملہ یہ ہے کہ بڑا خطا کار و روسیاہ، بلکہ مجموعۂ عیب ونقص ہوں۔

تیری اُمید ہی تو میرا کل سرمایۂ حیات ہے۔ اور اُس کا نقد نفع مجھے یہ ملا کہ مخلوق سے زہد اختیار کرنے کے باعث مجھے بڑی عزت ومنزلت مل گئی ہے۔

تو اے پروردگار! میری اُمیدوں کو پوری فرما، اور میرا اِس طرح حامی وناصر ہو جا کہ بدخواہ دشمن اور نادان دوست میرا کچھ بگاڑ نہ سکیں۔

اور پھر بھلا میں اپنے دشمنوں سے کیوں ڈرنے لگوں، اور کسی کی چالوں کو کیوں کر خاطر میں لاؤں، جب کہ تیری حمایت کی ڈھال نے مجھے ہر طرف سے اپنے حصار میں لے رکھا ہے۔

تو اے سدا اِحسان فرمانے والے کردگار! جس طرح تو نے ماضی میں مجھ پر اپنے فضل وکرم کی بارش فرمائی، اُسی طرح تو میرے حال کو بھی بہتر فرما اور میری عاقبت بھی محمود کردے۔ بے شک تجھے ہر چیز پر قدرت حاصل ہے۔

(آغازِ ترجمہ: بروزِ پیر، ۲۶/ذی قعدہ ۱۴۳۳ھ۔ مطابق ۲۴/اکتوبر ۲۰۱۱ء)

(اِختتام ترجمہ: بروزِ بدھ، ۲۸/ذی قعدہ ۱۴۳۳ھ۔ مطابق ۲۶/اکتوبر ۲۰۱۱ء)

مترجم کتاب 'مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی' کی مایۂ ناز تصانیف

☆ برکاتُ الترتیل (م) Online
☆ مرنے کے بعد کیا بیتی؟ (م) Online
☆ بولوں سے حکمت پھوٹے (غ)
☆ طوافِ خانہ کعبہ کے دوران (غ)
☆ کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی (غ)
☆ بچوں کے لیے چالیس حدیثیں (م) Online
☆ اپنے لختِ جگر کے لیے (م)
☆ کاش! نوجوانوں کو معلوم ہوتا!! (م)
☆ 'وقت' ہزار نعمت (م) Online
☆ اربعین مالک بن دینار (م) Online
☆ نوجوانوں کی حکایات کا انسائیکلو پیڈیا (دو جلدیں) (غ)
☆ کلامِ الٰہی کی اَثر آفرینی (غ)
☆ تذکرۂ علماے چریاکوٹ (م)
☆ رسائل علماے چریاکوٹ (چار جلدیں) (غ)
☆ اور مشکل آسان ہوگئی (م) Online
☆ یارسول اللہ! ہم آپ سے محبت اور آپ پر درود کیوں؟ (غ)
☆ مذاق کا اِسلامی تصور (غ)
☆ آئیں دیدارِ مصطفیٰ کرلیں (غ)
☆ چار بڑے اَقطاب (م)
☆ ترجمانِ اہل سنت (آیئے سنت کا دفاع کریں) (م)

اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر درجنوں علمی و تحقیقی کتابیں ہنوز تشنہ طبع ہیں۔

وقت ہزار نعمت ہے
وقت ہزار نعمت
مرنے کے بعد کیا بیتی
ترجمان اہل سنت
برکات الترتیل
موت کیا ہے؟
25.00
KAMAL BOOK DEPOT
Near Madarsa Shamsul Uloom
Ghosi, Distt. Mau (U.P.) INDIA
Mob.: 9935465192